دوسری جانب حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی سے شرف تلمذ رکھتے تھے ۱۱۳۴ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ اپنے عہد کے نامور عالم۔ صاحب باطن اور بلند پایہ مصنف اور صاحب درس وارشاد تھے۔ موصوف نے سنہ ۱۲۰۱ھ میں حرمین شریفین کا سفر کیا اور ۱۲۰۳ھ میں وطن واپس آئے۔ آپ نے فارسی زبان میں اس مقدس سفر کی روداد بھی قلمبند کی تھی۔ بھر فاضل مترجم کی رائے میں ہندوستان کا پہلا سفرنامۂ حجاز ہے سردست اس رائے کے ساتھ اتفاق کرنا تو مشکل ہی لیکن اس میں شبہ نہیں کہ یہ سفرنامہ ہے بہت عجیب وغریب۔ مسافر نے مرادآباد سے لیکر حجاز تک کے تمام مقامات کو ایک طالب علم اور صاحب دل کی نگاہ سے دیکھا ہے چنانچہ اس میں منازل سفر کے تاریخی مقامات کا معلومات افزا تذکرہ بھی ہے اور علماء وصوفیا جن سے ملاقاتیں ہوئی ہیں اور جن کی صحبت سے استفادہ کیا ہے اُن کے احوال و واردات اور مختلف قصے اور واقعات بھی ہیں۔ پھر جابجا عارفانہ اشعار کی پیوندکاری نے طرز بیان کی اثر آفرینی کو دوچند کردیا ہے۔ اس سفرنامہ کے مخطوطہ کے دو نسخے لائق مترجم نے حاصل کرکے اس کو ملخص اردو ترجمہ کا جامہ پہنایا ہے اور حق یہ ہے کہ ترجمہ کا حق ادا کردیا ہے۔ عبارت اس درجہ شگفتہ اور رواں ہے کہ ترجمہ ترجمہ بالکل نہیں معلوم ہوتا۔ ماہنامۂ الفرقان لکھنؤ کی اپریل اور مئی ۱۹۶۲ء کی دو اشاعتوں کے بدلہ میں یہ مترجم سفرنامہ ماہنامہ مذکور کے خاص نمبر کی حیثیت سے شائع کیا گیا ہے۔ شروع میں مترجم کے قلم سے صاحب سفرنامہ کے مختصر حالات زسوانح اور کہیں کہیں تشریحی حواشی اور نوٹ بھی ہیں۔ غرض کہ تاریخی اور دینی دونوں حیثیتوں سے مقدس حجاز کی یہ روداد سفر مطالعہ اور قدر کے لائق ہے۔

منصب رسالت نمبر از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔ تقطیع کلاں ضخامت ۲۰۸ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت تین روپے پچاس پیسے۔ پتہ:۔ دفتر رسالہ ترجمان القرآن ۵-اے ذیلدار پارک اچھرہ۔ لاہور۔ کم وبیش دو برس ہوئے ایک صاحب جن کا نام ڈاکٹر عبدالودود ہے اور جو غالباً بزم طلوع اسلام کراچی کے ایک رکن ہیں ان میں اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی میں سنت کی آئینی اور تشریعی حیثیت کے موضوع پر خط وکتابت مسلسل چند ماہ تک رہی تھی۔ علاوہ ازیں مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے ایک جسٹس محمد شفیع نے بھی ایک مقدمہ کا فیصلہ لکھتے وقت اس پر کافی طویل اور مفصل بحث کی تھی کہ اسلام میں

قانون کا تصور اور قانون سازی کا طریق کیا ہے؟ اور قرآن کے ساتھ حدیث کو بھی مسلمانوں کے لئے مآخذ قانون تسلیم کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ مولانا مودودی نے اس فیصلہ کا اُردو میں ترجمہ کرایا اور پھر چونکہ عدالت عالیہ کے فیصلہ نے اسلامی قانون کے اساسی اور اہم مسائل کو اپنے دائرۂ بحث میں لے لیا تھا اس لئے خود فیصلہ کے ان اجزا پر بہت مفصل اور مدلل تبصرہ کیا۔ اس نمبر میں جو ترجمان القرآن کے خصوصی نمبر کی حیثیت سے شائع کیا گیا ہے یہ دونوں یعنی خط وکتابت اور فیصلہ پر تبصرہ یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالودود نے اپنے خطوط میں اور جسٹس محمد شفیع نے اپنے فیصلہ میں سنت کے متعلق وہی سب کچھ لکھا ہے جو منکرین حدیث بار بار کہتے رہے ہیں اور اس لئے مولانا نے بھی اپنی تحریروں میں وہی باتیں دہرائی ہیں جنھیں حدیث کے قائل علماء دسیوں مرتبہ انکار حدیث کے رد میں لکھ چکے ہیں۔ اس لئے کوئی علمی ندرت یا نئی تحقیق نہ اس میں ہے اور نہ اُس میں۔ البتہ یہ فائدہ ضرور ہوا کہ سنّت کی حمایت میں اب تک جو کچھ مولانا گیلانی، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی اور دوسرے حضرات لکھ چکے تھے وہ سب ایک اچھی ترتیب اور شگفتہ زبان وانداز بیان کے ساتھ ایک جگہ جمع ہو گیا اور اس حیثیت سے یہ نمبر اس لائق ہے کہ ہر صاحب ذوق مسلمان اس کا مطالعہ کرے۔

رہبر عالم تقطیع متوسط، ضخامت ۲۰۴ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت سوا دو روپے۔ پتہ: دفتر دعوت۔ نمبر ۱۵۲۵ سوئیوالان دہلی ۶

یہ روزنامہ دعوت دہلی کا خصوصی نمبر ہے اور گذشتہ ماہ ربیع الاول میں یوم مولد نبوی کی تقریب سے شائع کیا گیا تھا۔ چونکہ اس کا مقصد حضور کی حیات مقدسہ کے ان گوشوں اور آپؐ کی تعلیمات کے ان پہلوؤں کو یکجا کرنا تھا جن سے پڑھنے والوں میں دینی حس بیدار ہو۔ اس لئے اس نمبر میں نئے پرانے کی کوئی قید نہیں ہے۔ ادھر اُدھر سے پھول چُن کر ایک گلدستہ تیار کیا گیا ہے جس کی شمیم جاں نواز مشام جان ودل کے لئے سامان ضیافت ہے۔ مضامین نثر کی طرح حصۂ نظم بھی اسی آب وگل سے تیار ہوا ہے اور پڑھنے کے لائق ہے